سوال

(35)جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

موزوں (جرابوں) پر مسح کرنے کے متعلق رہنمائی فرمائیں چونکہ اس ملک میں ہم روزی کمانے کے لئے آئے ہوئے ہیں اور اکثریت فیکٹریوں اور دفتروں میں کام کر رہی ہے۔ لہٰذا کام کے دوران کئی نمازیں آجاتی ہیں۔ توجہ رکھنے والے حضرات کام کے دوران نماز کے لئے چند منٹ نکال کر نماز ادا کرلیتے ہیں۔ لیکن بعض حضرات پاؤں دھونے کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے فرائض ادا کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

انگریزی تہذیب میں سنک یعنی منہ دھونے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے لہٰذا اس میں پاؤں دھونا معیوب سمجھا جاتا ہے اگر کوئی مسلمان عوامی جگہوں پر سنک میں پاؤں دھوتا ہوا پکڑا جاتا ہے تو کافی تلخ کلامی ہوجاتی ہے۔

اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ اس مسئلے پر تفصیل سے روشنی ڈالیں کیونکہ مسلمانوں کو اس ملک میں کام اور سفر کے دوران پاؤں نہ دھونے کی وجہ سے نماز کی ادائیگی سے محروم رہنا پڑتا ہے۔

میں ذاتی طور پر کام کے دوران جرابوں پر مسح کرتا رہا ہوں۔ لیکن ایک کتاب جس کا نام ''نماز کی کتاب مکمل از اکرام الحق'' ہے موزوں پر مسح کرنے کا بیان کے عنوان کے تحت یہ شرائط پڑھ کر کچھ الجھن میں مبتلا ہوگیا ہوں:

''مسئلہ موزوں اور عام جرابوں پر (خواہ اونی ہوں یا سوتی) مسح جائز نہیں (درمختار) کیونکہ موزوں پر مسح جائز ہونے کے لئے سات شرائط ہیں۔

(۱) موزے وضو کی حالت میں پہنے گئے ہوں۔

(۲) وہ ٹخنوں سمیت دونوں پیروں میں پہنے گئے ہوں۔

(۳) ایسے مضبوط ہوں کہ ان کو پہن کر تین میل شرعی یا اس سے زیادہ چل سکے۔

(۴) کم از کم پیر کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹے ہوئے نہ ہوں۔

(۵) بغیر کسی چیز کے باندھے ہوئے پیروں کے ساتھ لگے ہوئے ہوں۔

(٦) پانی کو جذب نہ کرتے ہوں۔ یعنی اگر ان پر پانی ڈالا جائے تو ان کے نیچے کی سطح تک نہ پہنچے۔

(۷) ایسے موٹے ہوں کہ ان کے نیچے کی جلد دکھائی نہ دے۔

اس میں چھ شرائط تو جرابوں پر ٹھیک بیٹھ سکتی ہے۔ لیکن شرط نمبر ٦ (پانی کو جذب نہ کرتے ہوں) پوری نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا اس پر شرعی بحث فرمائیں تاکہ الجھن دور ہو سکے اور پرچے میں چائع فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے جرابوں پر مسح کے بارے میں جن سات شرائط کا ذکر کیا ہے' ان کے بارے میں کچھ کہنے سے قبل یہ ضروری ہے کہ اصل مسئلے پر روشنی ڈالی جائے کہ جرابوں پر مسح کرنا جائز بھی ہے یا نہیں؟ اس کے بعد ہم شرائط پر بحث کریں گے۔

جرابوں پر مسح کا مسئلہ ان فقہی اور فروعی مسائل میں سے ہے جن میں فقہاء اور علماء کے درمیان علمی اختلاف پایا جاتا ہے اور دونوں طرف کے علماء اپنی رائے کے حق میں کچھ دلائل رکھتے ہیں' ہم دونوں طرف کے دلائل ذیل میں ذکر کرتے ہیں اور پھر ان دلائل پر تبصرہ بھی کردیں گے جس کے بعد آپ کو یہ فیصلہ کرنا آسان ہو جائے گا کہ کون سی رائے یا موقف راجح یا بہتر ہے۔

١۔ جن کے ہاں جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے ان کی سب سے بڑی دلیل یہ دو حدیثیں ہیں۔ پہلی حدیث حضرت ثوبانؓ کی ہے۔

عن ثوبان قال بعث رسول اللہ ﷺ سریة فاصابھم البرد فلما قدموا علی النبی ﷺ شکوا الیہ ما اصابھم من البرد فامرھم ان یمسحوا علی لعصائب والتساخین (سنن ابوداؤد مترجم ج ا ص ٩٣ باب لمسح علی العمامة)

''حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا۔اپنے قیام کے دوران میں اس میں شامل لوگوں کو سردی کی تکلیف ہوئی۔ واپسی پر انہوں نے حضور کے سامنے اس تکلیف کی شکایت کی تو آپ نے انہیں پگڑیوں اور تساخین (موزے وجرابوں) پر مسح کرنے کے لئے کہا۔''

لفظ تساخین کا لغوی اعتبار سے موزے اور جراب دونوں پر اطلاق ہو سکتا ہے۔

دوسری حدیث حضرت مغیرہ بن شعبہ کہ ہے۔

''عن المغیرة بن شعبة ان رسول اللہ ﷺ توضا و مسح علی الجوربین والنعلین'' (جامع الترمذي ج ا باب المسح علی الجوربین ص ١٥) (ابوداؤد' ترمذي' ابن ماجہ)

''مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتیوں پر مسح کیا۔''

(٢) جواز کے قائلین کی دوسری دلیل صحابہ کرامؓ کا عمل ہے کہ چودہ ممتاز صحابہ کرامؓ جرابوں پر مسح کرتے تھے جن میں کچھ کے نام درج ذیل ہیں: عمر بن خطابؓ' علیؓ ابن ابی طالب' عمروؓ بن حریث' ابن عباسؓ' عبداللہ بن عمرؓ' سعد بن ابی وقاصؓ' عمارؓ' بلالؓ' ابن ابی اوفیؓ۔

بعض نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔

(۳)تیسری دلیل یہ دی گئی ہے کہ جب موزوں پر مسح کرنے کے سب قائل ہیں تو پھر جرابوں پر مسح کرنے میں کون سا امر مانع ہے۔ کیونکہ دونوں میں کوئی خاص فرق نہیں۔ دونوں کو سردی سے بچاؤ کی خاطر پہنا جاتا ہے اور دونوں کے اوپر جوتی پہنی جاتی ہے۔ معمولی فرق کا اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔

یہ وہ تین بڑی دلیلیں ہیں جو مسح کو جائز کرنے والے پش کرتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں جن کے ہاں جرابوں پر مسح کرنا درست نہیں 'ان کا موقف یہ ہے کہ

۱۔ مسح کے ثبوت میں جو مرفوع حدیث پش کی جاتی ہے اس میں انقطاع ہے کیونکہ راشد بن سعد اور ثوبان کے درمیان ایک راوی ساقط ہے جب کہ دوسری روایت میں شذوز پایا جاتا ہے۔

۲۔ چونکہ روایات میں جرابوں کے بارے میں وضاحت نہیں ہے کہ وہ کس قسم کی ہوں اور کس چیز سے بنی ہوئی ہوں 'لہٰذا ان روایات سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

جائزہ: مندرجہ بالا دلائل کا انصاف سے جائزہ لینے کے بعد باآسانی اس نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں کہ جرابوں پر مسح کرنا بہرحال ثابت ہے اور صحابہ کرامؓ کی بڑی تعداد اس پر عمل پیرا رہی ہے۔ جہاں تک روایات میں انقطاع وشذوذ کا تعلق ہے تو اس بارے میں نامور محدثین نے ان اعتراضات کو قبول نہیں کیا جو ان روایتوں کے منقطع یا شاذ ہونے کے بارے میں کئے گئے ہیں۔ دور حاضر کے عظیم محدث الشیخ محمد ناصر الدین البانی نے ان دونوں روایتوں کے حسن اور صحیح ہونے کے بارے میں مدلل بحث کی ہے یہاں اس کا مقام نہیں کیونکہ بحث خالص علمی اور دقیق ہے۔ لیکن یہ بات بہرحال تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ مذکورہ دونوں روایتیں قابل حجت ہیں اور پھر اس سے قطع نظر چودہ صحابہ کرامؓ کا عمل تو سب کے نزدیک ثابت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جرابوں پر مسح کرنے کے لئے ان کا عمل ہی ثبوت کے لئے کافی ہے۔

اس کے علاوہ ائمہ اربعہ میں امام شافعیؒ اور امام احمدؒ دونوں کے قول جرابوں پر مسح کے جواز میں بالکل واضح ہیں۔ جب کہ امام مالکؒ کا ایک قول بھی جواز کے بارے میں نقل کیا گیا ہے۔ احناف میں امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ جواز کے قائل ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں بعض لوگوں نے رجوع نقل کیا ہے۔

باقی آپ نے جو سات شرائط نقل کی ہیں وہ بعض فقہاء نے محض احتیاط کی خاطر ذکر کی ہیں 'ورنہ احادیث میں یہ شرائط ثابت نہیں ہیں 'اس لئے کہ حدیث میں لفظ جورب آیا ہے جس کے معانی عربی کی معتبر ڈکشنریوں میں یہ مذکور ہیں: پاؤں کا غلاف ۱۔ پاؤں کا غلاف جو اون کا بنا ہو اور سردی سے بچنے کے لئے پہنا جائے ۲۔ موزے کی شکل کا وہ غلاف جو سوتی ہو یا اونی ۳۔ موزے کی طرز کی وہ چیز جو پاؤں پر پہنی جائے اور جو چمڑے کے علاوہ کسی اور چیز کی بنی ہو۔

جراب کے یہ معنی قاموس 'لسان العرب اور بعض دوسری مشہور ڈکشنریوں میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس سے آپ باسانی اندازہ کر سکتے ہیں کہ شرائط کی جو پابندیاں لگائی جاتی ہے ان کی کتنی اہمیت ہے۔

آخر میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ شریعت اسلامیہ میں تمام احکام میں آسانی اور سہولت کو ہمیشہ ترجیح دی گئی ہے اور تنگی وحرج سے ہمارا دین مبرا ہے۔ اس لئے ہمیں احکام پر عمل کرنے کے لئے جو آسانیاں اور رخصتیں دی گئی ہیں 'ان سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ہمیں اپنی طرف سے شرائط لگا کر اس میں تنگی پیدا نہیں کرنی چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب یہ پابندی نہیں لگائی کہ وہ جراب موٹی ہو یا باریک 'سفید ہو یا سرخ 'نئی ہو یا پرانی تو پھر ہمیں آخر تخصیص کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ بس جو چیز آپ نے اپنے پیروں پر سردی سے بچاؤ کے لئے پہنی ہے اور اس کا وجود اس قابل ہے کہ اس پر ہاتھ پھیرے جائیں تو اطمینان کے لئے کافی ہے رہی بات احتیاط کی تو اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ ہر آدمی کے احتیاط کرنے کا معیار اور انداز الگ الگ ہوتا ہے۔

بہرحال پانی جذب نہ کرنے کی شرط کا حدیث میں کوئی ذکر نہیں۔ اس لئے آپ کو شریعت میں دی گئی اس رخصت سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ جس کی قدر منزلت شاید گرم علاقوں میں رہنے والوں کو تو نہ ہو لیکن سرد مقامات پر رہنے والے مریضوں اور مسافروں کے لئے ایسی رخصتیں واقعی بہت بڑی نعمت ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان اللہ تعالیٰ یحب از تقبل رخصتہ کما یحب العبد مغفرۃ ربہ''

''یعنی اللہ تعالی یہ پسند فرماتے ہیں کہ اس کے بندے اس کی طرف سے دی گئی رخصتیں قبول کریں جس طرح بندہ اللہ کی طرف سے بخشش کو پسند کرتا ہے۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص125

محدث فتویٰ